السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھی جس میں ہے کہ شادی کرنے کی نیت سے لڑکی کو دیکھنا جائز ہے میرا سوال یہ ہے کہ منگیتر کو دیکھنے کی کیا حد ہے کیا مرد کے لیے اس کے بال یا مکمل سر دیکھنا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ نے اجنبی عورت کو دیکھنے سے منع کیا ہے تاکہ نفس کی طہارت اور عزت برقرار رہے لیکن بعض حالات میں سخت ضرورت کے تحت شریعت نے اجنبی عورت کو دیکھنے کی اجازت دی ہے جس میں منگنی کرنے والے مرد کا اپنی منگیتر کو دیکھنا بھی شامل ہے کیونکہ اس کی وجہ سے ہی مرد اور عورت کی زندگی کا ایک نہایت اہم فیصلہ شادی کی صورت میں ہوتا ہے منگیتر کو دیکھنے کے دلائل ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

1۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

ن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ) . قَالَ : فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوُّجِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا"

"تم میں سے جب کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح دے اگر ممکن ہو تو اس سے وہ دیکھ لے جو اس کے لیے نکاح کا باعث ہو۔ پھر میں نے ایک لڑکی کو پیغام نکاح بھیجا میں اسے چھپ کر دیکھا کرتا تھا حتی کہ میں نے اس کے ان اعضاء کو دیکھ ہی لیا جو اس سے نکاح کے لیے باعث رغبت تھے تو میں نے اس سے نکاح کر لیا۔" (حسن صحیح ابو داؤد 1832 کتاب النکاح باب فی الرجال بنظر الی المراۃ احمد 334/3 ابو داؤد 2082۔ شرح معانی الاثار 14/3۔ حاکم 165/2۔ معروفہ السنن والاثار للبیہقی 224/5۔ کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :

"عن أبي ہريرة قال : "كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فأتاه رجل فأخبره أنه تزوج امرأة من الأنصار، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم : (أنظرت إليها ؟) قال : لا، قال : (فاذهب فانظر إليها فإن في أعين الأنصار شيئاً) رواه مسلم رقم 1424 والدار قطنی 3/253(34))"

"میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ کو یہ خبر دی کہ اس نے ایک انصاری عورت سے شادی (کا ارداہ) کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور اسے دیکھو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کوئی (بیماری) ہوتی ہے۔ (مسلم 1424۔ کتاب النکاح باب ندب النظر الی وجہ المراۃ وکفیھا لمن یرید تزوجھا نسائی 69/6 کتاب النکاح باب اباحۃ النظر قبل التزویج شرح معانی الاثار 1403۔ کتاب النکاح المراۃ حل یحل لہ النظر الیھا دار قطنی 253/3۔ کتاب النکاح باب المھر بیہقی 84/8۔ کتاب النکاح باب النظر الرجل الی المراۃ یرید ان یتروجھا احمد 286/2)

3۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"میں نے عہد رسالت میں ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ تو نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اسے دیکھ لو اس طرح زیادہ توقع ہے کہ تم میں الفت پیدا ہو جائے۔" (صحیح صحیح ابن ماجہ 1511۔ کتاب النکاح باب النظر الی امراۃ اذا اراد ان یتروجھا ابن ماجہ 1865۔ احمد 244/4۔ دارمی 134/2 کتاب النکاح باب الرخصۃ فی النظر للمراۃ عند الخطبۃ ترمذی 1087۔ کتاب النکاح باب ماجاء فی النظر الی المخطوبہ نسائی 14/3۔ کتاب النکاح باب اباحۃ النظر قبل التزویج عبد الرزاق 1335۔ دار قطنی 252/3۔ ابن الجارود 675۔ شرح معانی الاثار 14/3 شرح السنۃ 14/5)

4۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ۔

"ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو آپ کے لیے وقف کرنے حاضر ہوئی ہوں۔ راوی نے بیان کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر آپ نے اپنی نظر کو نیچا کیا اور پھر اپنا سر جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ کو ان سے نکاح کی ضرورت نہیں ہے تو میرا ان سے نکاح کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس (حق مہر کی ادائیگی کے لیے) کچھ ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ نہیں اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو ممکن ہے تمھیں کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ گئے اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم! میں نے کچھ نہیں پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلاش کر و اگر لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مل جائے تو لے آو۔ وہ واپس گئے اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے البتہ میرے پاس یہ تہبند ہے۔ انہیں (یعنی اس عورت کو) اس میں سے آدھا دے دیجئے۔ راوی نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس تہبند کا کیا کرے گی۔ اگر تم اسے پہنو گے تو اس کے لیے اس میں سے کچھ نہیں بچے گا اور اگر وہ پہن لے گی۔ تو تمہارے لیے کچھ نہیں رہے گا اس کے بعد وہ

صحابی بیٹھ گئے۔

کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد جب وہ کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا جب وہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمھیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟

انھوں نے عرض کیا کہ فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں انھوں نے گن کر بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم انہیں بغیر دیکھے پڑھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا کہ جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جاؤ میں نے ان سورتوں کے بدلے جو تمھیں یاد ہیں انہیں تمھارے نکاح میں دیا۔" (بخاری 5130۔ 5087۔ کتاب النکاح باب تزویج المعسر مسلم 1425۔ احمد 330/5۔ ابو داؤد 2111 ترمذی 1114۔ نسائی 113/6۔ ابن ماجہ 1889۔ عبدالرزاق 7592۔ حمیدی 928۔ ابن الجارود 716۔ ابن حبان 4093۔ طحاوی 16/3 بیہقی 144/7)

منگیتر کو دیکھنے کی حد کے متعلق اہل علم کے مختلف اقوال ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب مرد کسی عورت سے شادی کرنا چاہے تو اس کے لیے عورت کو بغیر اوڑھنی کے دیکھنا جائز نہیں ہاں اس سر ڈھانپا ہوا ہو تو اس کا چہرہ اور اس کے ہاتھ اس کی اجازت کے ساتھ اور اس کی اجازت کے بغیر بھی (مراد ہے چھپ کر) دیکھ سکتا ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

"اور (مومن عورتیں) اپنی زیب و زینت کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے۔"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "جو ظاہر ہے" سے مراد چہرہ اور ہاتھ ہیں۔ (الحاوی الکبیر 34/9)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب کسی لڑکی سے نکاح کی رغبت ہو تو اسے دیکھنا مستحب ہے تاکہ بعد میں ندامت نہ اٹھانی پڑے اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ دیکھنا مستحب نہیں بلکہ صرف جائز ہے اور احادیث کی روشنی میں پہلی بات ہی صحیح ہے دیکھنے میں تکرار اس کی اجازت کے ساتھ اور بغیر اجازت کے دونوں طرح ہی جائز ہے۔ اگر دیکھنا ممکن نہ ہو سکے۔ تو کسی عورت کو اسے دیکھنے کے لیے بھیجے جو اسے اچھی طرح دیکھ کر اس کی صفات مرد کے سامنے رکھے اور عورت بھی جب شادی کرنا چاہے تو مرد کو دیکھ سکتی ہے اس لیے کہ جس طرح مرد کی پسند ہے اسی طرح عورت کی بھی پسند ہے مرد عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں دونوں اطراف سے دیکھ سکتا ہے اس کے علاوہ کچھ اور نہیں دیکھ سکتا۔ (روضہ الطالبین وعمدۃ المفتین 1907۔20)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں پاؤں ہتھیلیاں اور چہرہ دیکھنے کی اجازت دی ہے۔ (بدایہ المجتہد 10/3)

امام ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ چہرہ ہتھیلیاں اور قدم دیکھنے مباح ہیں اس سے تجاوز کرنا صحیح نہیں۔ (حاشیہ ابن عابدین 325/5)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف روایات ہیں ایک یہ ہے۔ کہ صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھ سکتا ہے اور دوسری یہ ہے کہ صرف چہرہ ہتھیلیاں اور بازو دیکھ سکتا ہے۔

اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مختلف روایات مروی ہیں ایک روایت یہ ہے کہ ہاتھ اور چہرہ سکتا ہے اور دوسری یہ ہے کہ عام طور پر جو ظاہر ہو وہ دیکھ سکتا ہے مثلاً گردن پنڈلیاں وغیرہ (واضح رہے کہ کتب حنابلہ میں معتمد روایت دوسری ہے) (مزید تفصیل کے لیے دیکھئے المغنی لابن قدامہ 453/7۔ تہذیب السنن لابن القیم 25/3 فتح الباری لابن حجر 78۔11)

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جمہور علمائے کرام کے ہاں منگیتر کا چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھنا مباح ہے اس لیے کہ چہرہ خوبصورتی اور جمال پر یا پھر بدصورتی پر دلالت کرتا ہے اور ہتھیلیاں عورت کے بدن کے نرم باریک یا موٹا ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

ابو الفرج مقدسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اہل علم کے درمیان چہرہ دیکھنے میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ چہرہ محاسن کو جمع کرنے والا اور دیکھنے کی جگہ ہے۔

منگیتر سے خلوت اور اسے چھونے کا حکم:۔

امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے مرد کے لیے اپنی منگیتر کے چہرے اور ہتھیلیوں کو چھونا جائز نہیں اگرچہ شہوت کا خدشہ نہ بھی ہو ایک تو یہ عمل حرام ہے اور پھر اس کی ضرورت بھی نہیں اور "ردالمختار" میں ہے کہ "قاضی" گواہ اور منگیتر کے لیے عورت کو چھونا جائز نہیں خواہ ان سب کو شہوت کا خدشہ نہ بھی ہو کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہیں۔ (ردالمختار علی الدرالمختار۔ 23705)

امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں منگیتر سے خلوت کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ حرام ہے اور شریعت میں دیکھنے کے علاوہ کچھ بھی وارد نہیں اس لیے یہ عمل اپنی تحریم پر باقی رہے گا اور یہ ممانعت اس لیے بھی ہے کہ خلوت کی وجہ سے حرام کام میں پڑنے کا خدشہ ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ۔

"کوئی بھی مرد کسی عورت سے خلوت نہ کرے کیونکہ ان میں تیسرا شیطان ہوگا۔" (صحیح: صحیح الجامع الصغیر 2546۔ ترمذی 2165۔ کتاب الفتن۔ باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ 1171۔ کتاب الرضاع باب ماجاء کراھیہ الدخول المغیبات المشکاۃ 3118 السلسلۃ الصحیحہ 430۔)

اسی طرح منگیتر کی طرف لذت اور شہوت کی نظر سے نہ دیکھے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت میں کہا ہے اس کا چہرہ دیکھے لیکن اس میں بھی لذت کی نظر نہیں ہونی چاہیے۔

مرد کے لیے بار بار نظر اٹھا کر دیکھنا جائز ہے تاکہ اس کے محاسن میں غور کر سکے کیونکہ اس کے بغیر مقصد حاصل نہیں ہوتا۔

مزید برآں منگنی کرنے والے مرد کے لیے منگیتر کو اس کی اجازت کے بغیر بھی دیکھنا جائز ہے احادیث صحیحہ اسی پر دلالت کرتی ہیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جمہور علمائے کرام کا کہنا ہے کہ منگیتر کو دیکھنا چاہے تو اسے کیا اجازت کے بغیر دیکھ سکتا ہے۔(فتح الباری 157/9)

علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی موقف کی تائید کی ہے۔(السلسلہ الصحیحہ 156/1)

فائدہ :۔

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ ایک دوسری جگہ رقمطراز ہیں کہ :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے شادی کرنا چاہی تو ایک عورت کو اسے دیکھنے کے لیے بھیجا اور اسے کہا اس کے اگلے دانت سونگنا اور اس کی ایڑیوں کے اوپر والے حصے کو دیکھنا اس حدیث کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اسے صحیح کہنے کے بعد کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط پر ہے اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی موافقت کی ہے۔(السلسلہ الصحیحۃ 157/1۔مستدرک حاکم 166/2۔ بیہقی 87/7۔ مجمع الزوائد 507/4)

مغنی المحتاج میں ہے۔

اس حدیث سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ عورت کو بھیجنے سے وہ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں جو خود دیکھنے سے حاصل نہیں ہو سکتے۔جو خود دیکھنے سے حاصل نہیں ہو سکتے۔(شیخ محمد المنجد) مغنی المحتاج 128/3)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص213

محدث فتویٰ